ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۰ محرم ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۶۷

کیا یو۔پی میں ہندو مسلم فسادات کا انسداد نہیں ہوگا

یو۔پی میں ہندو مسلم فسادات روز بروز بڑھتے جارہے ہیں۔ نہ صرف تعداد میں۔ بلکہ کشت وخون اور جانی ومالی نقصانات کے لحاظ سے بھی۔ اور ہندو مسلمانوں کی کوئی مذہبی۔ یا قومی تقریب ایسی نہیں گزرتی جس پر کہیں نہ کہیں فتنہ۔ فساد۔ لڑائی جھگڑا۔ اور خون خرابہ نہ ہوا ہو عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر جو ناگوار حالات رونما ہوئے جس طرح بے کس اور بے بس مسلمانوں کے جو کہ نہایت ہی کمزور اقلیت میں ہیں۔ ایک مذہبی فریضہ میں دست اندازی کی گئی۔ اور جس طرح حکومت نے نہ صرف مسلمانوں کی کوئی امداد نہ کی۔ بلکہ ان کو دبانے کی کوشش کی۔ اس کی دلشکن یاد ابھی تازہ ہی تھی۔ کہ محرم اور ہولی کے تیوہار آگئے۔ جو اپنے ساتھ ہندوؤں اور مسلمانوں کی بدبختی کے مزید سامان لیتے آئے۔ چنانچہ متعدد مقامات پر فسادات ہوچکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ جن سے اس کشیدگی میں از سر نو جوش پیدا ہو گیا ہے۔ جس نے ہندوستان کی سب سے بڑی دو قوموں کو ایک دوسری کا دشمن بنا رکھا ہے۔

محرم کے موقعہ پر الہ آباد میں قبل از وقت فوج بلالی گئی تھی۔ اور کوئی فساد نہ ہونے کے باعث حکومت کی دُور اندیشی اور پیش بینی کی بڑی تعریف کی گئی تھی۔ لیکن نہ معلوم ہولیوں کے ایام میں کیونکر سمجھ لیا گیا۔ کہ اسی الہ آباد میں فساد کا کوئی خطرہ نہیں رہا۔ کیوں پیش بندی کے طور پر قیام امن میں پولیس اور فوج سے امداد لینا ضروری نہ سمجھا گیا۔ اور ۱۸۔ مارچ کو ہولی کے جلوس کے دوران میں سخت فساد شروع ہوگیا جس کے ۲۰۔ مارچ تک جاری رہنے کی اطلاع اخبارات میں شائع ہوچکی ہے۔ کئی ایک ہندو اور مسلمان قتل ہوچکے ہیں۔ بہت سے زخمی پڑے ہیں اور بہت کچھ مالی نقصان بھی ہو رہا ہے۔ ہجوم پر گولی چل چکی ہے۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہوچکی ہے۔ کرفیو آرڈر جاری کیا گیا ہے اور مارشل لا کے جاری ہونے کی توقع کی جارہی ہے۔

ہر جگہ کا ہندو مسلم فساد ہی افسوسناک ہے اور ہر ہندوستانی کے سر کو شرم وندامت سے جھکا دینے والا۔ لیکن کانگرس کے مرکز میں ہندو مسلم اتحاد کی تحریک کو کامیاب بنانے کا ادعا کرنے والوں کی جائے رہائش میں اور کانگرس کے سب سے بڑے شیدائیوں کے مسکن میں حالات کا اس قدر خراب ہوجانا نہایت ہی افسوسناک اور رنج افزا ہے۔

پھر الہ آباد پر ہی کیا موقوف ہے جبل پور میں بھی ہولی نے قیامت برپا کردی پہلے اکے دکے مسلمانوں پر حملے کئے گئے۔ پھر مسلسل حملے شروع کردیئے گئے۔ اور بہت سے مسلمان زخمی ہوکر ہسپتال میں پہنچ گئے۔ یہاں سے کسی کے مرنے کی اطلاع نہیں آئی۔ لیکن مسلمانوں کے بُری طرح پٹنے اور زخمی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

اسی طرح بنارس میں بھی فساد ہوا بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ ان میں سے دو مر چکے ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کے بعد کرفیو آرڈر جاری کردیا گیا ہے۔ کاروبار میں ابتری پھیل چکی ہے امتحانات ملتوی کردیئے گئے ہیں۔

یہ تو ان بڑے بڑے شہروں کا ذکر ہے جو تہذیب وشرافت کے گہوارے سمجھے جاتے ہیں۔ جہاں ہندوستان کی کامل آزادی کے خواب دیکھے جاتے ہیں۔ جہاں ہندو مسلم اتحاد کی نئی بنیاد رکھ کر اسے عالی شان قصر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہات میں جہاں مسلمان خال خال ہیں غربت زدہ ہیں۔ اور صحیح معنوں میں غلامانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان کا اندازہ اس تازہ واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ موضع ابراہیم پور۔ پرگنہ دیوی میں ایک ہندو جلوس نے حال ہی میں مسلمانوں پر حملہ کردیا مسجد کا کچھ حصہ اور دروازہ شہید کردیا۔ مسلمانوں کے چند مکانات جلادیئے۔ مکانوں کو لوٹا گیا۔ عورتوں تک کو زد وکوب کیا گیا۔

یہ حالات حد درجہ افسوسناک اور رنجدہ ہیں یو۔پی میں جہاں مسلمانوں کی آبادی بہت قلیل ہے۔ اور وہ نہایت مفلوک الحال ہیں۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ مسلمان ہندوؤں سے الجھنے کی جرأت کرسکیں اور یہ جانتے اور دیکھتے ہوئے کہ جہاں بھی ہندو مسلم فساد ہوگا۔ وہاں مسلمانوں کو ہی زیادہ نقصان پہنچیگا۔ کہیں نہ کہیں فساد کی طرح ڈالنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہندو اپنی کثرت کی وجہ سے اپنی دولت ثروت کے گھمنڈ میں مسلمانوں سے بے حد قومی اور مذہبی تعصب رکھنے کے باعث مسلمانوں کو کچلنے اور ان کا نام ونشان مٹانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں کانگرس کے وقار اور یو۔پی کی کانگرسی حکومت کے عدل وانصاف کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی ایک ستم رسیدہ اقلیت یعنی مسلمانوں کی جان ومال عزت وآبرو کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کرے۔ اس کے مذہبی اور سیاسی حقوق کو غاصبانہ دست برد سے بچائے اور صاف الفاظ میں نہ صرف اعلان کردے کہ ہندوؤں نے یو۔پی میں مسلمان اقلیت کے متعلق جو طریق عمل

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور سردرد کے باعث علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

آج ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کی ٹرین سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء پانچ سال سماٹرا میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آئے تھے۔ دوبارہ معہ اہل وعیال وہاں کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت کے بہت سے احباب الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بھی سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ بعض اور دوستوں نے بھی ہار پہنائے۔ بعد دعا گاڑی نعرہ ہائے تکبیر حضرت امیر المومنین زندہ باد مجاہدین احمدیت زندہ باد کے دوران میں روانہ ہوئی احباب اپنے مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت پہونچنے اور اشاعت اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کریں ؛

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

عہدیداران جماعت کی خدمت میں مکرر یاددہانی کی جاتی ہے۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کے لئے تین لاکھ روپیہ کا مطالبہ ہے۔ جسے جماعت نے آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک پورا کرنا ہے۔ یہ رقم جماعتوں کے مجموعی سالانہ چندہ سے تقریباً ڈیوڑھی ہے۔ اور جیسا کہ ظاہر ہے اتنی بڑی رقم کی فراہمی کے لئے ہماری معمولی جدوجہد کافی نہ ہوگی۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ واری کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے وعدوں کی فہرست مرتب کر کے دفتر بیت المال میں بھجوائیں۔ اور کوشش ایسی ہو کہ ہر ایک فرد سے (خواہ مرد ہو یا عورت) کافی رقم کا وعدہ لیا جائے۔ اور کوئی بھی فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ اس کے بعد احباب کے وعدہ کے مطابق پوری کوشش اور اہتمام سے وصولی کی جائے۔ تا آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک یہ رقم بطور شکرانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جا سکے ؛ ناظر بیت المال قادیان

مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیجدیا گیا

اندرون ہند کی تمام جماعتوں کو دفتر ہذا سے بجٹ ابھی طبع نہ ہونے کی وجہ سے صرف ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء روانہ کر دیا گیا ہے۔ جن جن جماعتوں کو ایجنڈا نہ ملا ہو وہ دفتر کو اطلاع دیں۔ تا ان کو بھی ایجنڈا روانہ کیا جا سکے۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک نمائندگان کی اطلاع نہیں بھیجی۔ وہ جلد اپنے نمائندگان کی اطلاع حسب شرائط اعلان الفضل مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۸ء دفتر کو بھیج دیں ؛
پرائیویٹ سکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

جانے والے ایک مجاہد بھائی کو الوداع

قادیان اپنے مجاہدوں کو دنیا کے کناروں تک بھیج رہا ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا پیغام اہل دنیا کو پہونچائیں۔ یہ نظارہ دنیا کی کسی بستی میں نظر نہیں آتا کہ نوجوان امنگوں سے لبریز نوجوان محض دین کی خاطر اپنے وطن اور عزیز و اقارب سے جدا ہوتے ہوں۔ اور اس بستی کے باشندے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی دعاؤں کے ساتھ ان کو الوداع کہتے ہوں۔ مگر یہ نظارے سال میں ایک یا ایک سے زیادہ بار قادیان میں دکھائی دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے رسول کا تخت گاہ اور اشاعت اسلام کا واحد مرکز ہے ؛

آج ہمارے معزز بھائی اور محترم فاضل مولوی محمد صادق صاحب مشرق اقصیٰ کی طرف سمندر کے پار سماٹرا میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے روانہ ہوئے۔ انہوں نے عرصہ دراز تک قادیان کی علمی درسگاہ میں تربیت پائی۔ اور اسی مقدس فضا میں وہ جوان ہوئے۔ ان کا علم وفضل اور اعلےٰ اخلاق ان سے ملنے والوں کو گرویدہ کر لیتے ہیں۔ وہ خاموش مگر مستقل کام کرنے والے نوجوان ہیں۔ پہلے بھی کئی سال تک ہندوستان سے باہر خدمات اسلام بجا لا چکے ہیں ؛

جب ایک احمدی مبلغ قادیان سے کسی دوسرے ملک میں جانے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ تو اس کے جذبات کی کیفیت کا اندازہ ناممکن اور انہیں الفاظ میں بیان کر سکنا محال ہے۔ صرف اتنا کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح بھولے اور پیارے ننھے بچے کے مونہہ سے ماں کا پستان نکل جانے پر وہ بے چین و مضطرب ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کا مگر شعور و احساس میں بہت بڑھا ہوا اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ وہ دیار محبوب پر آخری نظر ڈالتا ہے۔ اور تصورات کے عمیق سمندر میں غوطہ زن ہو جاتا ہے اس کی روح آستانۂ الوہیت پر جھک جاتی ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے وہ دن مقدر فرمائے کہ میں مخلصانہ خدمات دین بجا لانے کے بعد اس مقدس بستی میں واپس آؤں۔ میں ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ ان ساعات میں اسے وہ آواز نہایت دلآویز معلوم ہوتی ہے جس میں اس کی کامیاب واپسی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اسے وہ تحریر بہت پسند آتی ہے۔ جو اس قسم کی دعا پر مشتمل ہوتی ہے ؛

بعض دفعہ بلکہ بسا اوقات ایسے مبلغ کے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔ مگر وہ محبت کے آنسو ہوتے ہیں۔ بزدلی اور خوف کے آنسو نہیں ہوتے الوداع کہنے والوں میں سے بھی اکثر چشم پرنم ہو جاتے ہیں۔ مگر سب جانے والے اور الوداع کہنے والے خدا کی مشیت پر راضی اور بحیثیت جماعت خدمت دین بجا لانے پر نازاں ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان تمام پر اپنی رحمتیں نازل کرے آمین

اے جانے والے بھائی! خدا تیرے ساتھ ہو۔ سفر و حضر میں تیرا مددگار ہو۔ تیری زبان اور تیرے قلم میں برکت دے۔ اور تیری کوششوں کو ثمرور کرے۔ تجھے اپنے دین کی خدمت کی بیش قیمت توفیق دے۔ تو ہمارے پاک مسیح موعود کا ایلچی اور خدا کا منادی ہے۔ تیرے ذریعہ بہتوں کو ہدایت نصیب ہو۔ تو احمدیت کی صداقت کا دور دراز ممالک کے لوگوں میں حقیقی علمبردار ہو۔ آمین۔ تو آسمان پر نگاہ رکھ کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی فتح کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور اس کے فضل الٰہی کے شامل حال ہوں گے۔ جو دین حق کے لئے جئیں گے ؎

کریما صد کرم کن برکسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

اتحادِ عالم اور جنگ وجدال کے خاتمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہترین تعلیم

دارالتبلیغ کلکتہ کے افتتاح کے موقعہ پر مسٹر سرت چندر بوس کی تقریر

۶ مارچ ۱۹۳۸ء کو احمدیہ دارالتبلیغ کلکتہ کے افتتاح کے موقعہ پر البرٹ ہال میں صدر آل انڈیا کانگرس بابو سبھاش چندر بوس کے بھائی مسٹر سرت چندر بوس نے احمدی احباب کے اجتماع میں انگریزی میں جو ایڈریس پڑھا۔ اس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:-

میرے لئے یہ بات بہت بڑے فخر اور عزت کا موجب ہے۔ کہ آپ نے مجھے اس جلسہ کی صدارت کی دعوت دی اور جہاں میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں بلا تامل یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں آپ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے بہت بڑی جھجک محسوس کر رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ میں بکثرت ایسے اہلِ علم۔ قربانی کرنے والے۔ اور ایثار پیشہ اصحاب موجود ہیں۔ جن کی متواتر سرگرمیوں کے باعث آپ کی جماعت کے بانی کی تبلیغ زمین کے آخری کناروں تک پہونچ چکی ہے۔ میں اس تعلیم میں بلحاظ نقطۂ نگاہ یا بہ اعتبار تشریح و توضیح کیا اضافہ کرسکتا ہوں؟ لہٰذا میں آپ سے درخواست کروں گا۔ کہ آپ مجھے ایک متعلم تصور کریں۔ اور ایک ایسا انسان سمجھیں۔ جو آپ کے اعلےٰ خیالات و افکار سے ایک گونہ مناسبت محسوس کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے آپ کی رفاقت کا خواہاں ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں۔ کہ میں عموماً مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن پڑھتا ہوں۔ جس چیز نے مجھے اس ترجمہ کی طرف متوجہ کیا۔ وہ اس کی تفسیر کی وسعتِ نظری ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو ہر پہلو میں جماعتِ احمدیہ کا طغرائے امتیاز ہے۔ (مولوی محمد علی صاحب کے انگریزی ترجمۂ قرآن کی تفسیر ان معارف پر مبنی ہے۔ جو بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف میں بیان فرمائے۔ یا ان نوٹوں کی بنا پر لکھی گئی ہے۔ جو آپ کے پہلے خلیفہ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ نے مولوی محمد علی صاحب کو لکھائے لیکن جب مولوی محمد علی صاحب نے قادیان سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد وہ ترجمہ شائع کیا۔ تو اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بالکل حذف کر دیا۔ پس اس تفسیر میں جو بھی خوبی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خوشہ چینی ہے (مترجم) تمام مذاہب کے اتحاد کا خیال میرے لئے اسی طرح باعثِ کشش ہے۔ جس طرح عدم رواداری کا خیال باعثِ نفرت۔ آپ کی جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے متواتر اس مذہبی اتحاد کی تلقین فرمائی۔ میرے نزدیک اس ہمہ گیر وسعتِ خیال اور تلاشِ حق کے لئے اس آمادگی کی سب سے بہترین مثال آپ کی وہ تعلیم ہے جس میں آپ نے اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ ہر زمانہ اور دنیا کی ہر قوم کو الہام الٰہی سے نوازا گیا ہے۔ آپ نے اسلامی عقیدہ کی تشریح کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا۔ کہ قرآن کریم الہام کے متعلق کسی قسم کی قید کو تسلیم نہیں کرتا۔ نہ وقت کی قید کو اور نہ اس فرد کی قومیت کی قید کو جسے خدا تعالےٰ اپنے مکالمہ کے لئے منتخب کرے پس آپ کا نظریہ یہ تھا۔ کہ تمام لوگوں پر کسی نہ کسی زمانہ میں الہام الٰہی کے دروازے کھولے گئے۔

میرے نقطۂ نگاہ سے اس عقیدہ کی نہایت خوشکن تشریح نواب اکبر یار جنگ بہادر نے اپنی اس تقریر میں کی ہے۔ جو انہوں نے سری کرشن جی کے جلسہ یوم ولادت میں کی۔ اس تقریر میں نواب صاحب نے بیان کیا۔ کہ حضرت سری کرشن جی اسی طرح کے ایک نبی ہیں جیسے سامی نسل کے انبیاء۔ جنہیں اسلام نے باقاعدہ طور پر تسلیم کیا ہے جس دلیل پر اس نظریہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ کی وسعتِ نظر کی ایسی نمایاں خصوصیت ہے۔ کہ میں نواب صاحب موصوف کے اپنے الفاظ پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نواب صاحب نے کہا۔ ظاہر ہے۔ کہ گو قرآن کریم میں صرف انہی اقوام کے انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی تاریخ سے عرب واقف تھے۔ یا جن کے ساتھ ان کی راہ و رسم تھی۔ یا جو ان کے قرب وجوار میں رہتی تھیں۔ اور ان کے پرانے تاریخی واقعات کے بیان میں بعض مقامات پر ان کے انبیاء کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن قرآن کریم واضح طور پر فرماتا ہے۔ کہ کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں نبی نہ بھیجا گیا ہو۔ پس اگر قرآن کریم میں سری کرشن جی کا نام موجود نہیں تو یہ بات ان کی نبوت کو ہرگز شبہ میں نہیں ڈالتی۔ کیا آپ سمجھ سکتے ہو۔ کہ وہ قوم جس کی تہذیب اور ثقافت ایشیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر پھیلی ہوئی تھی۔ اور جس کے فلسفہ اور تعلیم سے یونان اور مصر بھی متاثر ہو رہے تھے۔ اسے بغیر کسی راہ نما اور معلم کو چھوڑ دیا گیا ہو؟ لہٰذا ہم مجبور ہیں۔ کہ ہندوستان کے اوتاروں اور بھگتوں کو نبی تسلیم کریں۔

جماعت احمدیہ کے عقائد کی وسعتِ نظر اور ہمہ گیری کی ایک اور مثال اسلامی مسئلہ جہاد کے متعلق آپ کے بانی علیہ السلام کی تعلیم میں ملتی ہے۔ ہم غیر مسلموں کے لئے یہ مسئلہ۔ دارالحرب اور دارالاسلام کی یہ تقسیم مسلموں اور غیر مسلموں کے درمیان مستقل تنازعہ کا یہ تصور۔ ہمیشہ سے ناقابلِ فہم اور پریشان کن رہا ہے۔ ہندو مذہب اپنے اندر ایک ہمہ گیر اور وسیع اپیل رکھتا ہے۔ یہ روحانی صداقتیں کو کسی ایک فرقہ یا قوم کے اجارہ میں تصور نہیں کرتا۔ ہمارے نزدیک تمام انسان یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن جس رنگ میں ہندوستان کی دوسری سب سے بڑی مذہبی جماعت کے لوگ یعنی مسلمان مسئلہ جہاد کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے ہمیں ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ لیکن آپ کی جماعت کے بانی (علیہ السلام) نے جو کہ صلح اور آشتی کی تعلیم پر بہت زیادہ زور دیتے رہے ہیں۔ جہاد کو ایک اعلیٰ اخلاقی سطح پر پہونچا دیا۔ چنانچہ آپ نے اس امر کی اشاعت فرمائی۔ کہ جہاد جسے دوسرے مسلمان غیر مسلموں سے جنگ کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ وہ فی الحقیقت اس کوشش کا نام ہے۔ جو حق و انصاف کے لئے کی جائے۔ اور اس سے مراد وہ سعی اور جنگ ہے۔ جو ہر قسم کی برائی کے خلاف عمل میں لائی جائے۔

جہاد کی اس تشریح سے آپ نے دارالحرب یعنی جنگ وجدال کی دنیا کے اندوہناک تصور کا خاتمہ کر دیا ہے اور تمام دنیا کو دارالسلام (صلح و آشتی کی دنیا) میں تبدیل کر دیا ہے۔

فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی تعلیم اپنی نوعیت میں دورِ حاضرہ کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ بانی جماعتِ احمدیہ نے جب یہ دعوےٰ کیا۔ کہ وہ گزشتہ پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے ہیں۔ اور وہی مہدی معہود اور مسیح موعود۔ نیز عیسیٰ زمان ہیں۔ تو میرے خیال میں اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ ہر زمانہ کے لئے ایک نبی ہونا چاہیئے۔ جو صداقتِ ازلی کو اس زمانہ کی ضروریات کی روشنی میں دوبارہ دنیا کے سامنے واضح کرے اور اسے اس فریسیانہ تنگ ظرفی سے پاک کر دے جو مرورِ زمانہ سے تمام مذاہب کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اس نقطۂ نگاہ سے وہ لوگ بھی جو خواہ آپ کی جماعت کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا نہ ہوں۔ جماعت احمدیہ کے بانی کو دل سے ایک سچا اور بہت بڑا نبی تسلیم کر سکتے ہیں بہر حال خالص دنیوی اور تاریخی زاویۂ نگاہ سے یہ امر تمام دنیا کو مسلم ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی تحریک دورِ حاضرہ میں اسلام کی ایک بہت بڑی اصلاحی تحریک ہے۔ نیز اتحادِ عالم کے نقطۂ نگاہ سے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس میں خیر و برکت کی انتہا

شیخ مصری اور خلفائے راشدین کے زمانہ کے فتنہ پرداز

جب سے شیخ عبد الرحمٰن مصری جماعت احمدیہ کے نظام سے نکلے ہیں اس وقت سے ان کی طرف سے بعض ایسی نامناسب حرکات کا صدور ہوا ہے کہ معمولی عقل وسمجھ کا شخص بھی ان کی تحریرات پڑھ کر اور ان کے افعال پر نظر کر کے یہ نتیجہ نکالے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ شیخ مصری خلفائے راشدین کے خلاف فتنہ پردازوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ یہ ایک ظاہر بات ہے کہ حضرات خلفائے راشدین کے خلاف فتنہ اٹھانے والوں نے اول خلفاء پر الزامات لگائے۔ اور پھر انتہائی اقدام یہ کیا۔ کہ خلفا کو شہید کر دیا۔

اس وقت شیخ مصری نے بھی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خلاف دونوں قسم کے ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ یعنے اول حضور کی ذات مبارک پر جھوٹے الزامات لگائے۔ پھر حضور کے خلاف اعانت قتل کی دفعات کے ماتحت مقدمات کئے۔ تا خلفاء کے زمانہ کے فتنہ پردازوں کی متابعت میں کوئی کمی باقی نہ رہ جائے۔ مگر اس مولےٰ کریم نے جو سلسلہ احمدیہ کا حامی و ناصر ہے۔ پہلے سے یہ اطلاع دے رکھی تھی۔ کہ دشمن شرارت کرے گا۔ اور فتنہ پرداز اپنی طبیعت کے تقتضاء کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر اے مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) انی معک ومع اھلک میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل وعیال کے ساتھ۔ (منجد میں لکھا ہے۔ الاھل۔ العشیرۃ وذووا القرابۃ)

پس گو شیخ مصری نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید اور معیت خاندان نبوت کے ساتھ تھی۔ اس لئے وہ محفوظ رہا۔ اور آئندہ بھی رہے گا انشاء اللہ۔

شیخ مصری نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف مقدمات کر کے چاہا۔ کہ حضور کو کوئی گزند پہونچے۔ مگر وہ خدا جو پہلے سے بشارت دے چکا تھا۔ وہ کیونکر شیخ مصری کی تمنا اور آرزو کو پورا ہونے دے سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تاریخ اسلام کا مطالعہ رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ بعض عاقبت نا اندیش اور بدخواہ خلافت۔ مفسدوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد میں اختلافی سوالات پیدا کر دیئے تھے۔ لیکن چونکہ ہر دو حضرات کی خلافت اجماعی اور خالص شرعی تھی۔ نظام خلافت حق وصداقت کی بنیادوں پر قائم تھا۔ خود یہ بزرگوار اسوہ نبوی کا مجسمہ پیکر تھے۔ اس سے بڑھ کر حق وباطل میں امتیاز کرنے والی جماعت صحابہ موجود تھی۔ اس لئے اختلافی اور شرانگیز سوالات ابھر نہ سکے۔ اور اندر ہی اندر دب کر رہ گئے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد میں فتنہ پرست فرقہ کی شرانگیزیاں اپنا اثر کر گئیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو طرح طرح کے الزامات کا نشانہ بننا پڑا۔ پھر اس کے جو مذموم نتائج نکلے وہ ظاہر وباہر ہیں۔ بہرحال خلفاء کے زمانہ میں جن لوگوں نے فتنہ اٹھایا۔ اور خلفاء کے خلاف شورش کی۔ وہ امت مسلمہ میں فتنہ پرداز مفسد اور باغی کے الفاظ سے یاد کئے جاتے ہیں۔ مگر شیخ مصری کا اشتہار "عزل خلفاء" ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے نزدیک یہی لوگ تھے۔ جو حقیقی اسلامی روح کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ گویا شیخ مصری کے نزدیک خلفاء کا مقابلہ کرنے والے اور ان پر گندے الزامات لگانے والے مخلص مسلمان تھے۔ مگر یہ صرف اس لئے کہا جاتا ہے۔ تا شیخ مصری کی فتنہ پردازی اور الزام تراشی حق پر مبنی سمجھی جائے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبار صحابہ ان فتنوں میں شامل نہ ہوئے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محاصرہ کے دن جب فتنہ پردازوں نے پانی تک کا پہونچنا بند کر دیا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے باہر جھانکا۔ اور دریافت فرمایا کیا تم میں علیؓ ہیں۔ مصریوں نے کہا نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم میں سعدؓ ہیں۔ مصریوں نے جواب دیا نہیں۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۸) گویا کبار صحابہ نے شمولیت اختیار نہ کی۔ بلکہ فتنہ کے دور کرنے کی کوشش کی۔ اور خلفاء کی حتی الوسع امداد کی۔ چنانچہ محاصرہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہر دو صاحبزادگان حسنؓ اور حسینؓ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پہرہ پر مقرر کیا۔ اسی طرح حضرت زبیرؓ اور طلحہؓ نے اور دیگر صحابہ نے اپنے نوجوان بیٹوں کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت پر لگایا۔ درحقیقت صحابہ کرام کو یہ وہم وگمان بھی نہ تھا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے دریافت کرنے پر مصریوں نے کہا تھا۔ کہ انما اردنا منہ مروان فاما قتل عثمان فلا (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۹) یعنے ہمارا حضرت عثمانؓ سے صرف مروان کا مطالبہ ہے۔ کہ اسے ہمارے حوالے کر دیا جائے۔ تاکہ ہم معاملہ کی تحقیق کر لیں۔ حضرت عثمانؓ کے قتل کا ہرگز ارادہ نہیں ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ صحابہ کرام نے اپنے عزیز بیٹوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حفاظت پر مقرر کیا۔ اور کوشش کی۔ کہ فتنہ پرداز ٹل جائیں۔ اور ان کی کارروائی کو پسند نہ کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فتنہ پرداز نہ ٹلے۔ اور انہوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ آہ کتنا بڑا نقصان ان فتنہ پردازوں کی وجہ سے اسلام کو پہونچا۔ مگر شیخ مصری کی نظر میں وہ لوگ حق پر تھے۔ اور انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی تھی۔

اگر غور سے کام لیا جائے تو شیخ مصری کی اسی ایک بات سے حقیقت منکشف ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ حضرت عثمانؓ پر یہ الزام لگاتے تھے۔ کہ آپ مال کھا گئے۔ اور ان کے مقرر کردہ والیوں کے چلن ٹھیک نہیں۔ مگر حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے بعد سب سے پہلا کام انہوں نے یہ کیا۔ کہ خزانہ کی طرف گئے محافظوں کو مارا اور سارا مال لوٹ لیا۔ ادھر حضرت عثمانؓ خون میں تڑپ رہے تھے۔ ادھر فتنہ پرداز اور قاتل کہہ رہے تھے۔ دیکھو تو ان کی بیوی کے سرین کتنے موٹے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی دیانت و شرافت تھی۔ جو حضرت عثمانؓ پر گندے الزام لگاتے تھے۔ اور جو شیخ مصری صاحب کی نظر میں سچی اسلامی روح کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ شیخ مصری صاحب بھی ان کی اتباع میں دعوے تو اصلاح کا رکھتے ہیں۔ مگر کونوامع الصادقین کے خلاف ایسے لوگوں سے راہ ورسم رکھتے ہیں جو سلسلہ احمدیہ کے کھلے دشمن ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر اصلاحی پروگرام طے کریں گے۔ سچ ہے جب انسان حق بات کو چھوڑتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا اور اسی کی طرف اس میں اشارہ ہے کہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام جلسہ

کانگرس ہندو اور مسلم نمائندوں کی طرف سے خراج تحسین

۱۷ مارچ سات بجے شام احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے زیر اہتمام "ہندوستان کی مختلف اقوام کے درمیان اتحاد کس طرح قائم ہو سکتا ہے" کے موضوع پر وائی ایم-سی-اے ہال لاہور میں ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے تقریر کی۔ جلسہ کی صدارت جناب پروفیسر رچی رام ساہنی ٹرسٹی اخبار ٹریبیون نے سرانجام دی۔

مولوی صاحب کی تقریر کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کے آخر میں مشہور کانگرسی کارکن جناب سراج دین صاحب پراچہ، مسٹر اے سی بالی رپورٹر ٹریبیون اور برہمو سماج کے نمائندے ڈاکٹر آریہ پی-ایچ-ڈی نے شاندار الفاظ میں جماعت احمدیہ کی مساعیٔ امن اور جماعت کے قابل نمائندے مولوی صاحب موصوف کو خراج تحسین ادا کیا۔ دوران تقریر میں سامعین جن میں ہر قوم کے نمائندے شریک تھے۔ قابل مقرر کو بے اختیار خراج تحسین ادا کرتے رہے جلسہ کے آخر میں امن وصلح کی ایسی فضاء پیدا ہوگئی۔ کہ سب قوموں کے نمائندوں نے جماعت احمدیہ سے درخواست کی۔ وہ ہندوستان میں امن وصلح کے قیام کو اپنے ہاتھ میں لے۔

صاحب صدر کی افتتاحی تقریر

صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس جلسہ کے نیک مقاصد کے پیش نظر انتہائی مصروفیت کے باوجود میں آج جلسہ کی صدارت کے لئے حاضر ہوگیا ہوں۔ جماعت احمدیہ ہندوستان کی مختلف اقوام کے درمیان ہمیشہ اتحاد کی خواہاں رہی ہے۔ اس لئے میرے دل میں اس جماعت کی بے حد عزت ہے۔ آج کے مقرر مولانا ابو العطاء جماعت احمدیہ کے قابل نمائندے ہیں۔ آپ نے فلسطین میں ایک پریس اور رسالہ جاری کیا۔ اور وہاں آپ نے ایک کام کرنے والی جماعت پیدا کی۔ میں قابل لیکچرار سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا بیان شروع فرمائیں۔

مولوی ابو العطاء صاحب کی تقریر

مولوی صاحب کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی۔ جو مفصل بعد میں شائع کی جائیگی۔ تقریر کے بعد صاحب صدر نے کہا۔ اگر کوئی اور صاحب اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں۔ تو کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر آریہ کی تقریر

ڈاکٹر آریہ پی-ایچ-ڈی نمائندہ برہمو سماج نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں ہمیشہ مذہبیات کا مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ مگر عبادت کا جو تصور آج مولانا نے پیش کیا ہے۔ اس نے میرے دل میں ان کی عزت کو بہت بڑھا دیا ہے اگر ایک مسلمان خدا کے سامنے سر جھکا رہا ہے۔ اور ایک ہندو اس کی عبادت میں مخل ہوتا ہے تو وہ ہندو انسانیت سے گرا ہوا ہے اور ہندو قوم کے لئے توہین کا باعث ہے۔ کاش مولانا جیسے اور بہت سے لوگ ہمارے ملک میں پیدا ہوں۔ میں مولانا کی اس عالمانہ تقریر کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سراج الدین صاحب پراچہ کی تقریر

جناب سراج الدین صاحب پراچہ نے کہا۔ میں جب سے انگلستان سے آیا ہوں تمام قوموں کے نمائندوں سے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق تبادلۂ خیالات کرتا رہا ہوں میرا ارادہ ہے۔ کہ کانگرس کی طرف سے ایک ایسی لیگ بنائی جائے۔ جس کا مقصد ہندوستان کی اقوام کے درمیان امن وصلح پیدا کرنا ہو۔ اس لیگ میں تمام قوموں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائیگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اور اس کے امام بھی اس معاملہ میں ہماری امداد کریں گے۔ مولانا ابو العطاء کی تقریر سے ایک پاک اثر طبائع میں پیدا ہو چکا ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ اس نیک اثر سے فائدہ اٹھائیں۔ مولانا نے جو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے۔ کہ ان کو دل پر نقش کریں میرے دل پر مولانا کی نصائح کا گہرا اثر ہے۔ گو مجھے مولانا کے عقیدے سے اتفاق نہ ہو مگر اچھی بات جہاں سے بھی ملے اسے قبول کر لینا چاہیئے

صاحب صدر کی آخری تقریر

پراچہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب پروفیسر رچی رام ساہنی نے کہا۔ میں کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مگر مولانا کی تقریر نے جو گہرا اثر سامعین پر ڈالا ہے۔ میں اس کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں خوش ہوں۔ کہ مجھے اس نیک تقریب میں شرکت کا فخر حاصل ہوا۔ ہندوستان کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کے لئے مولانا نے جس لیگ کی ضرورت کا احساس پیدا کیا ہے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت امام جماعت کی امداد سے اس کام کو پورا کریں۔

میں جماعت احمدیہ کی رواداری کی تعریف کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرتی ہے۔ میں نے قرآن کا انگریزی ترجمہ کئی بار پڑھا ہے مگر میں اقرار کرتا ہوں۔ جو رواداری کی قرآنی تعلیم قرآن کریم کے حوالہ سے مولانا نے پیش کی ہے۔ میری نظر ادھر نہ جا سکی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ سب لوگ مولانا کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ تالیاں بجا کر یا جس طریق سے چاہیں۔ مولانا کا شکریہ ادا کریں۔

اس پر نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے اور سارا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریر

صاحب صدر کی تقریر کے بعد جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی اقوام کے درمیان صلح پیدا کرنے کے لئے جس لیگ کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کو توجہ دلائی گئی ہے میں بحیثیت امیر جماعت احمدیہ لاہور اس دعوت کو قبول کرتا ہوں۔ آپ حضرات میں سے جو احباب اس کار خیر سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ اپنے پتوں سے مجھے مطلع فرمائیں۔ اور مجھے اس قابل بنائیں۔ کہ میں اس کام کو سرانجام دے سکوں۔ اگر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے۔ تو آج کی شام پنجاب کی فضاء میں نہایت ہی پیاری شام ہوگی۔

جلسہ کے آخر میں جناب بشارت ربانی صاحب سکرٹری نے حاضرین صاحب صدر اور مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

عبد الوہاب عمر

عہدیداران و دیگر احباب جماعت سے گذارش

بٹالہ۔ امرت سر۔ لاہور ضلع گجرانوالہ ضلع گجرات ضلع سیالکوٹ ضلع شاہپور ضلع جہلم۔ ضلع راولپنڈی ضلع شیخوپورہ ضلع لائل پور۔ ضلع جھنگ۔ ضلع ملتان ضلع منٹگمری وغیرہ کے احباب کرام سے گذارش ہے کہ مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل ایک تبلیغی دورہ کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائیں گے۔ اور ساتھ ہی چندہ نشر و اشاعت کے لئے بھی تحریک کر کے فراہمی میں حصہ لیں گے۔ احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ کیونکہ اس چندہ کی اس وقت بہت ضرورت ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ

شیخ عبدالرحمن مصری کے متعلق ایک خواب

ذیل میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنا ایک خواب درج کرتا ہوں۔ جو چند سال ہوئے شیخ عبدالرحمن مصری کے متعلق میں نے دیکھا تھا۔

تقریباً چھ سات سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ جب کہ میں مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کہ شیخ مصری کے ایک عزیز کی ایک نامناسب حرکت کے متعلق ماسٹر عبدالاحد صاحب کو جو ان دنوں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے ٹیوٹر تھے۔ میں نے توجہ دلائی تاکہ وہ شیخ صاحب سے کہدیں اور شیخ صاحب اپنے عزیز کو روک دیں۔ میں نے محض اصلاح کے خیال سے اور مصری صاحب کی خیر خواہی کے خیال سے توجہ دلائی۔ مگر جب ماسٹر صاحب نے مصری صاحب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے دفتر میں بلا کر واقعہ دریافت کیا۔ میں نے وہ سارے کا سارا واقعہ بتا دیا۔ مگر بجائے مجھ پر خوش ہونے کے الٹا ڈانٹا گیا اور کہا کہ میں تم کو سخت سزا دوں گا۔ مصری صاحب کی اس کارروائی سے میں سخت دل برداشتہ ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر ماسٹر صاحب سے کیا انہوں نے مجھے تسلی دی اور کہا تم نے محض اصلاح کے خیال سے توجہ دلائی تھی۔ اس کا اجر اللہ تعالےٰ کے ہاں سے مل جائے گا۔ انہی ایام میں میں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ مصری کی کسی اچانک ٹھوکر لگ جانے سے پگڑی اور عینک گر گئی۔ اور باوجود دن کی روشنی کے وہ اندھوں کی طرح پگڑی اور عینک کو ڈھونڈتے اور ٹٹولتے پھرتے ہیں۔ مگر وہ ملتی نہیں میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خواب لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔

خاکسار۔ شریف احمد نیرؔ مجاہد تحریک جدید۔ فیض آباد یو۔پی

سال تمام اور احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

ماہ رواں میں جماعتوں کی طرف سے چندہ کی وصولی میں غیر معمولی طور پر کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ ممکن ہے اس خیال سے احباب نے چندہ روک رکھا ہو۔ کہ مشاورت قریب ہے۔ دستی قادیان میں داخل خزانہ کرا دیں گے۔ لیکن یہ طریق درست نہیں ہے اس سے سلسلے کے کاروبار میں ہرج واقعہ ہوتا ہے۔ احباب کو فراہم شدہ چندہ ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہئیے۔

نیز اب صدر انجمن کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہونے والا ہے صرف ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں ہر ایک احباب و جماعت کو اپنے اپنے بجٹ چندہ پورے کر دینے چاہئیں۔

جن جماعتوں میں بقایا دار ہوں۔ ان کے عہدہ داران جماعت مقامی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں بقایا کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ یعنی ذی اثر احباب کے ذریعہ۔ وفد کے ذریعہ۔ یا بقایا دار احباب کے گھر والوں کے ذریعہ سے الغرض جس طریق سے کسی بقایا دار پر اثر ڈالا جا سکتا ہو۔ اس کو کام میں لا کر اپنی کوشش کا اب عملی ثبوت پیش کریں۔ تاکہ جماعت کا بجٹ سال تمام تک پورا ہو جائے یہ امر احباب کے ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ سال ختم ہونے کے بعد بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور برائے دعا پیش کئے جائیں گے۔ پس احباب و عہدہ داران جماعت کو کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ حضور کی دعا و خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داری پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال

نصاب نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

علماء سلسلہ و اساتذہ مدارس توجہ فرمائیں

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جماعتوں کے لئے دینیات کے نصاب کے لئے ایک گذشتہ اخبار میں اعلان کیا گیا تھا۔ جس کی طرف بعض احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ اور نصاب کے ایک حصہ کے تیار کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے بقیہ حصہ کے متعلق بھی مبلغین سلسلہ احمدیہ۔ جماعت کے علماء۔ مدرسین اور انگریزی دان احباب فوری توجہ دے کر ممنون فرمائیں۔ ان میں سے جو مسودات نظارت ہذا کو پسند آئیں گے مناسب معاوضہ دے کر انہیں خرید لیا جائے گا۔ قابل تیاری نصاب کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل نصاب	جس جماعت کیلئے مطلوب ہے	کیفیت
۱	اسلام کی پہلی کتاب	چھٹی جماعت کے واسطے	ان میں اسلام کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے نقطہ نظر سے خام معلومات عقاید اور اعمال علم کلام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق درجہ بدرجہ بطریق سوال و جواب درج ہوں۔ حجم کم و بیش ۶۴۔ ۱۲۸ اور ۱۹۲ صفحے ہو۔
۲	اسلام کی دوسری کتاب	ساتویں " "	
۳	" " تیسری "	آٹھویں " "	
۴	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر کتب سلسلہ حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	ان میں ایمانیات اور عقاید اور تربیت اور علم کلام کے مضامین شامل ہوں اور کچھ نکات کا بھی حصہ ہو۔ کچھ حصہ درثمین سے سلیس اور مؤثر اردو نظموں کا بھی لیا جائے۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

انجمن ترقی اسلام کے سکرٹری مقرر کئے جائیں

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت ایک صیغہ انجمن ترقی اسلام کا ہے۔ جس کی غرض و غایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت یہ ہے۔ کہ ایسے تمام مسلمان دوستوں کو خدمت اسلام کا موقع دیا جائے۔ جو کہ عقائد میں اختلاف رکھتے ہوئے مسلم قوم کی متحدہ اور متفقہ اغراض کے حصول کی خاطر ہمارے ساتھ تعاون کر سکیں اس کے لئے پہلے ہر جگہ سیکرٹری مقرر تھے چونکہ ان دنوں سکھوں اور آریوں کی طرف سے خصوصیت کے ساتھ ارتداد کی تحریک تازہ کی جا رہی ہے اس لئے اس کام کو باقاعدگی سے کرنے کی ضرورت ہے۔ پس دوست پھر "سیکرٹریان ترقی اسلام" مقرر کرکے اطلاع دیں اور ایسے دوستوں کی فہرست بھجوائیں جو ترقی اسلام کے اغراض سے ہمدردی رکھتے ہوں۔ تاکہ تازہ ترین غیر مسلم کوششوں کا عمدگی سے جواب دیا جا سکے۔ سکرٹری ترقی اسلام نظارۃ دعوۃ و تبلیغ (قادیان)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

خریداران الفضل جن کا چندہ ۱۲ مارچ ۳۸ء سے ۲۰ اپریل ۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا وہ خریدار جن کے نام گزشتہ ماہ وی۔ پی ہونے والے تھے۔ مگر ان کی طرف سے اطلاع آنے پر روک دئے گئے۔ اور ابھی تک ان کا چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان سب کی فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ جو جلد شائع کر دی جائے گی۔ اور جن دوستوں کی طرف سے قیمت وصول نہ ہوگی۔ یا مجلس مشاورت پر دستی قیمت ارسال کرنے کا وعدہ نہ آئے گا۔ ان کے نام ۹ اپریل کا پرچہ وی پی کر دیا جائیگا۔ جو وصول نہ ہونے کی صورت میں بروئے قواعد دفتر پرچہ روک دیا جائیگا۔ یہ اعلان ان احباب پر بھی پوری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ جو مولوی ظہور الحسن صاحب کی وساطت سے خریدار بنے ہیں۔ ان میں سے بھی جن کے ذمہ بقایا ہے۔ یا جن کا چندہ ختم ہے۔ ان کے نام فہرست میں درج کرنے کے بعد وی پی بھیجے جائیں گے۔ براہ مہربانی وہ ضرور وصول فرمالیں۔ ورنہ پرچہ جاری نہیں رکھا جائیگا۔

منیجر

مولوی ظہور الحسن صاحب نمائندہ الفضل کو ضروری اطلاع

مولوی صاحب مذکور توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ احباب کو چاہئے۔ کہ ان کے ساتھ پورا تعاون کریں۔ اور مولوی صاحب کو چاہئے۔ کہ وہ بغیر وصولی پیشگی جو خریداروں کی اطلاع کے ساتھ ہی دفتر میں بھیج دینی چاہئے۔ یا بدوں اجازت وی پی کو جی آرڈر بک نہ کریں۔ ورنہ دفتر اس کی تعمیل نہیں کر سکیگا۔ منیجر

ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں ایک محافظ کی ضرورت ہے۔ جسے رات کے وقت دوسرے چوکیدار کے ساتھ باری باری جاگ کر پہرہ دینا ہوگا۔ تنخواہ ۱۲/۰/۰ ماہوار دیجائے گی۔ دن کے وقت وہ اپنا کام کر سکتا ہے۔ اس آسامی پر ایک مضبوط اور مستعد فوجی پنشنر کو جو مخلص اور قابل اعتماد احمدی ہو۔ مقرر کیا جائے گا۔ ضرورت مند اپنی درخواستیں معہ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ میرے پاس بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

قادیان میں سکنی زمین خریدنے والے احباب کے لئے ضروری ہدایت

قادیان کے نئے محلہ جات کی سڑکوں کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ قادیان میں آبادی کے لئے زمین فروخت ہونے سے قبل ضروری ہوگا۔ کہ زمین کا نقشہ تیار ہو کر نظارت امور عامہ سے اس کی منظوری ہو جائے۔ نظارت ہذا اس نقشہ کو اس بارہ میں اطمینان کرنے کے بعد منظور کریگی۔ کہ اس میں سڑکوں اور گلیوں کی چوڑائی مقررہ مقدار میں چھوڑی گئی ہے۔ لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تعمیر مکان کیلئے زمین خریدنے سے قبل اس امر کا اطمینان کر لیا کریں۔ کہ زمین زیر خرید کیلئے مقررہ مقدار میں سڑکیں اور گلیاں چھوڑی گئی ہیں۔ اور اس کا نقشہ نظارت ہذا کا منظور کردہ ہے۔

اس امر میں بے احتیاطی برتنے کی صورت میں ممکن ہے۔ کہ خریدار کو بعد میں نقصان ہو کیونکہ بہر صورت مکان کی تعمیر کیوقت نظارت ہذا یہ پڑتال کریگی۔ کہ آیا مکان ایسی حدود پر تو تعمیر نہیں ہو رہا۔ جس سے سڑکوں اور گلیوں کی مقررہ چوڑائی پر نقصان دہ اثر پڑے۔ اور ان کی چوڑائی کو بہر حال بحال رکھا جاویگا۔

ناظر امور عامہ قادیان

ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو ہائی سکولوں کی دسویں جماعت تک زراعت کی تعلیم دے سکتا ہو۔ ایسے نوجوان جو زراعتی کالج لائلپور کے گریجوایٹ ہوں۔ یا کم از کم دو سالہ لیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کر چکے ہوں۔ اپنی سندات کی نقول اور مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں بہت جلد درخواستیں بھجوائیں۔ اور درخواست میں اس بات کی تصریح کر دیں۔ کہ انہیں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

وی آنا ۲۰ مارچ۔ نازی آسٹریا کے تمام محکموں پر قابض ہو رہے ہیں۔ پولیس پر قبضہ جما لیا گیا ہے۔ آسٹریا کے بہت سے سرکردہ لوگ خودکشی کر رہے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ جن لوگوں نے خودکشی کی ہے۔ ان میں ایک سابق وزیر داخلہ ایک مشہور اخبار نویس اور ایک مشہور مورخ بھی ہیں۔ یہودیوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ نازیوں نے نوے فیصدی دکانوں اور کاروباری اداروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہودیوں کے لئے آسٹریا سے نکلنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ان حالات کی وجہ سے خودکشی کی وارداتیں روز افزوں ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ آج یہاں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسجد شہید گنج کے متعلق سر سکندر حیات خان کے بیان کے متعلق اظہار پسندیدگی کیا گیا۔ اور ایک قرارداد پاس کی گئی۔ کہ کونسل کو سر سکندر حیات خان کے اس بیان سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ ان کو اور ان کی وزارت کو صورت حالات کا صحیح احساس ہے۔ اور وہ قضیہ شہید گنج کا آبرومندانہ سمجھوتہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ دراصل یہی وہ طریقہ ہے۔ جس سے مستقل امن قائم ہو سکتا ہے۔ دونوں قوموں کو چاہئیے۔ کہ وہ کوئی ایسا سمجھوتہ کریں جو ہر دو کے لئے عزت مندانہ ہو۔ ایک قرارداد کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ جو ناروا سلوک کئے جاتے ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔

لکھنؤ ۲۰ مارچ۔ "پائنیر" کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مرزا پور میں طاعون کی وجہ سے دہشت طاری ہے۔ ۲۴۳ اشخاص اس مرض میں گرفتار ہوئے۔ جن میں سے ۲۳۸ جاں بحق ہو چکے ہیں۔ شہر کی تین چوتھائی آبادی شہر سے نکل چکی ہے۔ تمام سکول بند ہیں۔

جبل پور ۲۰ مارچ۔ کل رات الہ آباد ۔ [illegible] نارسی سٹیشن پر دو ٹرینوں کے درمیان ۱۲۸ اپ الہ آباد بمبئی ایکسپریس اور ایک مال گاڑی کے انجن اور ایک خالی بوگی میں تصادم ہو گیا ۱۲۸ اپ کا انجن لائن سے اتر گیا۔ اور مال گاڑی کا انجن بھی لائن سے اتر گیا۔ ایکسپریس کا ڈرائیور اور فائرمین ہلاک ہو گئے۔ اور ۱۹ اشخاص مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ حکومت روس نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ آسٹریا پر جرمنی کے قبضہ سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے مختلف ممالک کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ مگر "ٹائمز" کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تجویز کو کسی حکومت نے قابل پذیرائی نہیں سمجھا۔

لاہور ۱۹ مارچ۔ انتخابی ٹریبونل نے ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب عذرداری شیخ محمد صادق کو تین سو روپیہ خرچہ بھی ادا کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کے دو ایجنٹوں مولوی عطاء اللہ احراری لیڈر اور مسٹر فیروز الدین احمد کو ۶ سال کے لئے ممبری اور ووٹنگ کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ گورنر نے ٹریبونل کی سفارش منظور کر لی ہے۔

کراچی ۲۰ مارچ۔ سندھ میں مخلوط وزارت کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ خان بہادر اللہ بخش کی پارٹی کے ۱۲ ممبر ہیں اور ہندو پارٹی نے انہیں حمایت کا یقین دلایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب خان بہادر اللہ بخش گورنر سے ملاقات کریں گے۔ تو وزارت مرتب کرنا منظور کر لیں گے۔

الہ آباد ۲۰ مارچ۔ الہ آباد میں فرقہ وار فساد کے شعلے ابھی تک بھڑک رہے ہیں۔ آج ۸ اشخاص پر حملے ہوئے شہر میں کاروبار بند ہے۔ دفتر اور کارخانے سنسان پڑے ہیں۔ صورت حالات پر قابو پانے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر حالات درست نہ ہوئے۔ تو مارشل لاء نافذ کر دیا جائے گا۔ سکولوں اور کالجوں کے امتحانات ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ کل وزیر اعظم یو پی نے فسادات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ بنارس میں حالت درست ہو گئی ہے۔ لیکن الہ آباد میں پھر فساد ہو گیا۔ کل تک ایک مسلمان اور ۴ ہندو ہلاک اور ۱۷ مسلمان اور ۲۷ ہندو زخمی ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ معزز شہریوں کی درخواست پر شہر کے غنڈوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے اور قیام امن کے لئے محلہ وار کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک ۹ ہلاک اور ۱۰۰ کے قریب اشخاص زخمی ہو چکے ہیں۔

ریو ڈی جنیرو ۲۰ مارچ۔ پولیس نے برازیل میں ایک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس کا مقصد صدر جمہوریہ برازیل کو قتل کرنا تھا۔ پولیس نے سبز پوش پارٹی کے ہزاروں ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ نیز ان کے قبضہ سے ۳ ہزار خنجر اور بہت سی گولیاں برآمد ہوئی ہیں۔

امرتسر ۲۰ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ ڈاکٹر کچلو کے انتخاب کے ناجائز قرار دیئے جانے کی وجہ سے امرتسر کی مسلم نشست کے لئے ضمنی انتخاب عمل میں آئے گا جس کے لئے ڈاکٹر صاحب دوبارہ کھڑے ہو رہے ہیں۔ شیخ محمد صادق بھی یونینسٹ پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں۔

بمبئی ۲۰ مارچ۔ حکومت بمبئی نے ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے۔ جس کا مقصد سپیشل پاورز ایمرجنسی ایکٹ ۱۹۳۲ء کی تنسیخ ہے۔ اس بل کی غرض یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ موجودہ حالات میں حکومت کو ایسے خاص تحفظات کی ضرورت نہیں۔

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ کل پرجا پارٹی کے بہت سے ارکان نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کی۔ جس میں کانگرس سے تعاون کرنے پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آج کانگرس پارٹی کے سرکردہ ارکان نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کولیشن وزارت کے حق میں ہیں۔

وارسا ۲۰ مارچ۔ حکومت لتھوانیا نے پولینڈ کے مطالبات کو منظور کرتے ہوئے پولینڈ کو اپنی رضامندی سے مطلع کر دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان ہر دو ممالک کے درمیان گذشتہ تیس سال سے جو سیاسی تعلقات منقطع تھے اب دوبارہ قائم ہو گئے ہیں۔ لتھوانیا کی کابینہ کے جن ارکان نے پولینڈ کے مطالبات کو منظور کرنے سے اختلاف کیا تھا۔ وہ مستعفی ہو رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۰ مارچ۔ آج خواجہ سر ناظم الدین وزیر داخلہ حکومت بنگال نے مسٹر سرت چندر بوس کی اقامت گاہ پر مسٹر گاندھی سے ملاقات کی۔ اور مزید سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ ایک بیان کے دوران میں سر ناظم الدین نے کہا۔ کہ نومبر سے کر اس وقت تک ۱۵۱۳ قیدی اور نظر بند رہا ہو چکے ہیں۔ اگرچہ بنگال کو تشدد اور دہشت انگیزی سے تمام صوبوں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے تاہم حکومت بنگال نے قیدیوں کی رہائی کے متعلق جو کچھ کیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے صوبوں کے اقدام ہیچ اور بے وقعت ہیں۔

شنگھائی ۲۰ مارچ۔ ٹین سن پوکو ریلوے کے ذریعہ چین اور جاپان کے درمیان زبردست جنگ جاری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید یہ جنگ فیصلہ کن جنگ ثابت ہو۔ طرفین کے پندرہ پندرہ لاکھ اشخاص اس جنگ میں مشغول ہیں۔ چینی افواج پوری قوت سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ اس وقت وہ ٹینکوں اور توپوں سے مسلح ہیں۔ اور ان کے ہوائی جہاز جاپانیوں پر بمباری کرنے میں مصروف ہیں۔

بنارس ۲۰ مارچ۔ بنارس میں فرقہ وار فساد کی آگ فرو ہو گئی ہے۔ آج

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی